رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
REGD No L 5254 210

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ جون - حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حرارت بھی نہیں ہوئی۔ الحمد للہ۔

محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ (حرم رابع) تحریر فرماتی ہیں:- ”میری عزیز بہن عزیزہ سیدہ ناصرہ پروین بیگم میاں شریف احمد صاحب ۲۸ مئی کو مع اپنے بچوں کے بحری راستہ سے عازم کینیڈا ہو گئی ہیں۔ تمام احباب خصوصاً صحابہ کرام اور درویشان قادیان سے التجاء ہے۔ کہ اس پانچ نفوس پر مشتمل قافلہ کے بخیریت پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

”بباعث اس کے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر تمام نبوت کے علم ختم ہو گئے۔ اور آپ پر کامل اور جامع طور پر وحی نازل کی گئی۔ اور آخری معارف اور وہ سب کچھ جو پہلوں اور پچھلوں کو دیا گیا تھا۔ آپ کو عطا ہوا۔ ان تمام وجوہ سے آپ خاتم الانبیاء ٹھہرے۔ اور ہر ایک سفید اور سیاہ کی طرف آپ کو بھیجا۔ اور ہر ایک اندھے اور بہرے اور گونگے کی اصلاح کے لئے آپ کو پسند فرمایا۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کے عطر سے اس قدر آنجناب کو معطر کیا۔ کہ اس سے پہلے کوئی نبی اور رسول نہیں کیا گیا۔“ (نجم الہدیٰ)

وائی۔ ایم۔ سی ہال میں جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ

جماعت احمدیہ نے پاکستان کو بین الاقوامی دنیا سے روشناس کرانے میں ناقابل فراموش خدمات انجام دی ہیں

لاہور ۵ جون۔ ایشیا۔ افریقہ اور یورپ کے متعدد ممالک سے آئے ہوئے ان مجاہدین احمدیت نے جو صوبہ سرحد اور پنجاب کے اہم مقامات کا دورہ مکمل کرنے کے بعد حال ہی میں لاہور میں وارد ہوئے ہیں۔ آج وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال میں تقاریر کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ نے بیرونی ممالک میں عیسائیت کے خلاف ایک کامیاب محاذ ہی قائم نہیں کیا ہے۔ بلکہ ان ممالک کے باشندوں کو پاکستان سے روشناس کرانے اور ان پر اس نئی اسلامی مملکت کی اہمیت واضح کرنے میں بھی ناقابل فراموش خدمات سر انجام دی ہیں۔ جہاں جماعت احمدیہ کی مساعی کی بدولت بیرونی ممالک کے مسلمان عیسائیت کی بڑھتی ہوئی رو کا مقابلہ کرنے کے قابل ہوتے جا رہے ہیں۔ وہاں پاکستان کے مسائل میں ان کی دلچسپیاں دن بدن بڑھ رہی ہیں۔ ان ممالک کے باشندے، وہاں کے عیسائی باشندوں کے مقابلہ میں اب اپنے آپ کو بے دست و پا نہیں سمجھتے کیونکہ احمدیت نے انہیں اسلام کے ذریعہ ٹھوس دلائل سے مسلح کر دیا ہے۔

یہ عظیم الشان جلسہ جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام میاں غلام محمد صاحب اختر اسسٹنٹ پرسنل آفیسر ریلوے کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی احباب بھی کثرت سے شریک ہوئے۔ یہاں تک کہ بہت سے احباب کو جگہ نہ ملنے کے باعث کھڑے ہو کر جلسہ سننا پڑا۔ دوران تقاریر میں مبلغ انڈونیشیا مولانا رحمت علی صاحب (رئیس وفد) شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ شام و فلسطین مولوی عنایت اللہ صاحب مبلغ مشرقی افریقہ اور مولوی محمد اسحاق صاحب مبلغ اسپین نے ان ممالک میں تبلیغ اسلام کے روح پرور واقعات بیان کئے۔ اور جماعت احمدیہ کی خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ صاحب صدر نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ اس زمانہ میں نہایت شان سے پورا ہو کر احمدیت کی صداقت پر زندہ گواہ کا کام دے رہا ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر پہلوؤں پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور ایک ہی دلیل کے طور پر سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی ذات بابرکات کو بھی پیش کیا۔ جلسہ تلاوت قرآن مجید سے شروع ہو کر اجتماعی دعا پر ختم ہوا۔ (سٹاف رپورٹر)

برطانیہ ایران کے تیل کو قومی ملکیت بنا لینے کا حق تسلیم کرنے پر تیار ہو گیا

لندن ۵ جون برطانی حکومت نے تیل کے قضیئے کو سلجھانے کے لئے ایک نئی تجویز مرتب کی ہے۔ جس میں اس نے ایران کے تیل کی صنعت کو قومی ملکیت میں لینے کے مطالبہ کو تو تسلیم کر لیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ شرط لگائی ہے۔ کہ اسے تیل کی تقسیم اور صفائی میں حصہ لینے کا حق بدستور ملے۔ برطانی حکومت اپنے اس حق پر یہ کہہ کر بضد ہے۔ کہ وہ اس کمپنی کی سب سے بڑی حصہ دار ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ کمیٹی کا ۳ افراد کا وفد اس ہفتے کے آخر تک ایران کے لئے روانہ ہو جائیگا۔

طہران ۵ جون - ایران کے نائب وزیر اعظم نے ایک بیان میں کہا ہے کہ حکومت ایران کے تیل کو قومی ملکیت میں لینے کے بارے میں فیصلہ اٹل ہے۔ کمپنی کے کارخانوں پر قبضہ کرنے والا ۳ افراد کا بورڈ کل جنوبی ایران روانہ ہو جائیگا۔

لاہور میں دھاگے کی سپلائی کے لئے سنٹرل کواپریٹو ڈپو قائم کرنیکا فیصلہ

لاہور ۵ جون۔ آج یہاں ایک ہوزری مارکیٹ کے افتتاح کرتے وقت پنجاب کے وزیر ترقیات آنریبل سید علی حسین گردیزی نے اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ حکومت نے دھاگے کا ایک سنٹرل کواپریٹو ڈپو قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کی ڈسٹری بیوٹنگ ایجنسیاں صوبے کے تمام شہروں میں کھولی جائیں گی۔ تاکہ دلالوں کے منافع کے بغیر ہوزری کے صنعت کاروں کے لئے مناسب قیمت پر براہ راست دھاگے کی سپلائی کا انتظام ہو سکے۔

آپ نے آج جس ہوزری مارکیٹ کا افتتاح کیا۔ وہ تھوک فروشی کی ۲۳ دوکانوں پر مشتمل ہے۔ یہ دوکانیں پنجاب ہوزری فیڈریشن کے تحت ہوزری کے تاجروں اور صناعوں نے کھولی ہیں۔ ان میں سے ایک دوکان امداد باہمی اصولوں پر چلائی جائے گی۔

آنریبل سید علی حسین گردیزی نے بتایا۔ کہ اگر صنعت کار ہوزری کا سامان کافی مقدار میں تیار کریں۔ تو وہ ایران اور عراق ایسے اسلامی ملکوں میں ایسی کھپت کے لئے منڈیاں تلاش کرنے کی کوشش کریں گے۔

کشمیر میں نام نہاد آئین ساز اسمبلی کے انتخابات ستمبر میں ہوں گے

نئی دہلی ۵ جون۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق کشمیر میں مجوزہ نام نہاد آئین ساز اسمبلی کے لئے صوبہ کشمیر صوبہ جموں میں ۲۳ ستمبر کے لگ بھگ انتخابات شروع ہو جائیں گے۔

آج پنڈت نہرو نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اگر اقوام متحدہ کے نئے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم نے کونسل کی تازہ قرارداد کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی تو ہندوستان اس سے تعاون نہیں کرے گا۔ کیونکہ یہ قرارداد کشمیر میں ہندوستان کے بنیادی نظریوں کے خلاف ہے۔

سرحد میں عام انتخابات ۱۵ دسمبر کو شروع ہو جائیں گے مسلم لیگ کی بھاری اکثریت سے کامیاب ہونے کی امید

پشاور ۵ جون۔ خبر ملی ہے کہ سرحد کی مجلس قانون ساز کے ارکان کے انتخابات ۱۵ دسمبر کو شروع ہوں گے۔ جن میں ہر بالغ کو حق رائے دہی ملے گا۔ اور اس طرح سولہ لاکھ سے زائد ووٹر اس میں حصہ لیں گے۔ چونکہ سرحد اسمبلی میں پہلی دفعہ دو سو تین ارکان منتخب ہو رہے ہیں لہذا سرحد کے صوبے کی عورتیں پہلی دفعہ ووٹ ڈالنے کے لئے پولنگ سٹیشنوں تک آئیں گی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ۵ اکتوبر تک رائے دہندگان کی فہرستیں شائع ہو جائیں گی۔ اور اعتراضات کے بعد نومبر کے آخر تک انہیں آخری شکل دے دی جائیگی۔ ۷ دسمبر ارکان کے لئے کاغذات نامزدگی داخل کرنے کی آخری تاریخ ہے۔ اور کاغذات واپس لینے کے لئے ۵ دن دیئے جائیں گے۔ انتخابات سات دن تک رہیں گے۔ اور دسمبر کے آخر تک نتائج کا اعلان ہو جائے گا۔ سرحد کے سول سپلائی کے ڈائرکٹر شیخ عبد الحمید حکومت کی طرف سے الیکشن کمشنر مقرر ہوئے ہیں۔ آج کراچی میں وزیر اعلیٰ سرحد نے اس بات کا دعویٰ کیا۔ کہ آئندہ انتخابات میں مسلم لیگ بھاری اکثریت سے جیتے گی۔ کیونکہ اس نے نہ صرف عوام کے معیار زندگی کو بلند کرنے کے لئے بہت زیادہ کوشش کی ہے۔ بلکہ وہ اب بھی اسی میں کوشاں ہے۔

رمضان کا چاند نظر نہیں آیا

لاہور ۵ جون - آج پشاور - لاہور - کراچی اور ڈھاکہ سے آمدہ اطلاعات کے مطابق کہیں سے بھی رمضان کا چاند دکھائی دینے کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔
ایڈیٹر - روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

تعلیم الاسلام کالج کے متعلق حضور کا ارشاد

"یورپ کے فلسفہ کی اس وقت اسلام کے ساتھ عظیم الشان جنگ ہو رہی ہے۔ اور اس فلسفہ کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں مختلف قسم کے شبہات پیدا کئے جاتے ہیں۔ کہیں روح کے متعلق لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا کئے جاتے ہیں۔ کہیں مرنے کے بعد کی زندگی کے متعلق لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا کئے جاتے ہیں۔ غرض قسم قسم کے شبہات اور وساوس ہیں جو لوگوں کے قلوب میں پیدا کرکے ان کو اسلام اور ایمان سے برگشتہ کیا جاتا ہے۔ اس زہر کے ازالہ کا بہترین طریق یہی ہے کہ وہ کالج جس میں یورپ کا یہ فلسفہ پڑھایا جاتا ہے اس کالج میں ایسے پروفیسر مقرر کئے جائیں جو دین کو سیکھنے اور اس پر غور کرنے والے ہوں ——— مگر ایسے موقع قادیان سے باہر ہندوستان میں کسی کالج میں میسر نہیں آسکتے بلکہ ہندوستان کی ساری دنیا میں کوئی ایسا کالج نہیں۔ جہاں ان شبہات کے تدارک کا سامان ہو"

(ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ
منقول از الفضل ۲۱ رمئی ۱۹۴۳ء)

نوٹ:- ایف۔اے، ایف۔ایس۔سی کا داخلہ شروع ہے۔ اور ۱۴ رجون تک جاری رہے گا۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

فدیۃ الصیام

رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہونے والا ہے اللہ تعالیٰ سب احباب کو روزے رکھنے اور اس کے جملہ احکام بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایسے احباب جو قرآن کریم کے ارشاد کے ماتحت بیماری یا کسی اور عذر کی وجہ سے روزے رکھنے سے معذور ہوں وہ اگر ہمیں فدیہ کا روپیہ بھیج دیں تو ہم ان کی جگہ ایسے لوگوں کو روزے رکھوائیں گے جو نادار اور غریب ہیں وہ روزے رکھ کر ایسے معذور اصحاب کے لئے دعائیں کریں گے۔

معمولی قسم کا کھانا بارہ روپے کے حساب سے دیا جاتا ہے اور اعلیٰ قسم کا بیس روپے ماہوار پر۔ پس ایک شخص کا فدیہ کم از کم بارہ روپے ماہوار ہے۔

جن دوستوں نے رقم بھیجنی ہو وہ بہت جلد براہ راست ہمارے نام پر منی آرڈر کر دیں۔

حکیم فضل الرحمن حکیم افسر لنگرخانہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا تازہ ارشاد

"احباب جماعت احمدیہ اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعلیم الاسلام کالج لاہور میں بھجوائیں۔"

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین)

ضروری اعلان برائے ملاقات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

حسب ہدایات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور کی صحت کی خرابی کے پیش نظر تا اطلاع ثانی ملاقاتیں بند رہیں گی۔ پہلے سے منظوری حاصل کئے بغیر کوئی ملاقات نہ ہو سکے گی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں ایک ماہ سے بخار میں مبتلا ہوں۔ سلسلہ کا کام بھی اسی حالت میں کرنا پڑتا ہے۔ ملاقاتیں نہیں ہو سکتیں۔ ایسی حالت میں ملاقات پر زور دینا ظلم ہی نہیں قتل کے مترادف ہے۔ مگر جماعت اس سے گریز نہیں کرتی

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین)

احرار کا افترا

ایک ہزار روپیہ انعام اگر ان کا دعویٰ درست ثابت ہو

احرار کے یوم تشکر کے موقعہ پر احسان احمد شجاع آبادی نے ایک تقریر کی ہے۔ اور وہ روزنامہ زمیندار مورخہ ۲۸ رمئی میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں شجاع آبادی صاحب نے بیان کیا ہے کہ باؤنڈری کمیشن کے سامنے جو میمورنڈم احمدیہ جماعت کی طرف سے پیش ہوا ہے۔ اس میں ایر کموڈور جنجوعہ اور برگیڈیر لطیف کے نام بھی شامل ہیں۔ میں بحیثیت جماعت کے ذمہ دار رکن کے اعلان کرتا ہوں کہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ ایر کموڈور جنجوعہ اور برگیڈیر لطیف نہ احمدی ہیں اور نہ احمدی تھے۔ اور نہ کبھی احمدی جماعت میں شامل ہونے کی انہوں نے درخواست کی۔

ہوائی جہاز کے محکمہ میں کوئی احمدی جنجوعہ ہمارے علم میں نہیں ہے باؤنڈری کمیشن میں دو احمدی جنجوعہ کا نام ہے۔ اور وہ دونوں پیادہ فوج میں تھے۔ نہ کہ ہوائی فوج کے محکمہ میں اور دونوں کیپٹن تھے۔ اور اب تک زیادہ سے زیادہ میجر ہو سکتے تھے۔ اور ایر کموڈور برگیڈیر کے عہدہ کا ہوتا ہے پیادہ فوج کے افسر کو ہوائی جہاز کا افسر قرار دینا احراری علما کے ہی شایان شان ہے۔

لطیف نام کے دو افسروں کا ذکر میمورنڈم میں ہے۔ ایک ان میں سے اس وقت میجر تھے۔ ہمارے علم میں وہ اس وقت ریٹائر ہو چکے ہیں۔ لیکن اگر وہ فوج میں ہوتے بھی تو زیادہ سے زیادہ لفٹنٹ کرنل ہو سکتے برگیڈیر ہو ہی نہیں سکتے۔ جو لطیف صاحب گرفتار ہوئے ہیں وہ ہندوستان کے رہنے والے ہیں۔ اور کبھی احمدی نہیں ہوئے۔ جو ان دونوں افسروں کو احمدی کہتا ہے۔ ہم اسے کہتے ہیں لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ وہ مجرم ہیں یا نہیں اس کا فیصلہ عدالت کرے گی۔ ہم اس بارہ میں کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے۔ اور اس قسم کی رائے ظاہر کرنے کو جرم سمجھتے ہیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

نقشہ تقسیم حفاظ جماعت احمدیہ برائے تراویح رمضان المبارک

۱۔ بلاک ۱ ربوہ جھنگ۔ محمد یوسف صاحب
۲۔ " ج " " ۔ حافظ محمد رمضان صاحب
۳۔ سرگودھا ضلع شاہپور۔ " محمد ابراہیم صاحب آف ساہیوال
۴۔ اور حمہ " " بدرالدین صاحب کیمبل پوری
۵۔ لائل پور۔ ضلع لائل پور " شفیق احمد صاحب
۶۔ گوجرانوالہ " عبدالرشید صاحب
۷۔ چکوال ضلع جہلم " محمد عظیم صاحب ددیال
۸۔ سیدوالہ ضلع شیخوپورہ۔ حافظ کرم الٰہی صاحب
۹۔ قصور ضلع لاہور " عزیز احمد صاحب
۱۰۔ اوکاڑہ ضلع منٹگمری " محمد سلیمان صاحب
۱۱۔ راولپنڈی ضلع راولپنڈی " فتح محمد صاحب
۱۲۔ حلقہ سول لائن لاہور " ملک محمد صاحب
۱۳۔ لالیاں ضلع جھنگ " محمد یعقوب صاحب

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

بقیہ لیڈر صفحہ ۳

دیکھئے مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مشرکانہ ادبی صنعت کو کس طرح اسلامی بنا دیا ہے۔ الغرض ایک بندہ خدا ادب جیسے خطرناک لادینی ہتھیار سے بھی شکار نہیں ہوتا۔ یہی عظیم فرق ہے جو ایک غیر شعوری مجتہد اور فرستادۂ خدا کی ذہنیت میں ہوتا ہے۔

مدیر "کوثر" جن کا ادبی مقام لادینی سرحدوں سے ملتا ہے۔ نہایت نخوت سے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ بالا پیشگوئی میں سے جس مصرعہ پر استہزائی کا فرانہ انداز میں تبصرہ فرماتے ہیں وہ یہ ہے ؎

اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار

اگر ان کا ذہن لادینی ادب کے چنگل میں نہ ہوتا۔ اور اس مصرعہ کو اس کے ماحول میں ایک متقی کی نگاہ سے دیکھتے تو یقیناً یہی مصرعہ ان کی زندگی میں ایک انقلاب پیدا کر دیتا۔ ان کو اس کی ادبیت میں کوئی مضحکہ خیز چیز نظر نہ آتی۔ اور وہ بجائے دین میں تمسخر اڑانے اور ہنسنے ہنسانے کے خشیۃ اللہ سے زار زار رونے لگتے۔ ان کے سامنے ان لوگوں کا نقشہ پھرنے لگتا جن پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔ اور جب نہ جانے مانند نہ پائے رفتن کا عالم طاری ہو جاتا ہے۔ جب خاوند اپنی بیویوں کو باپ اپنی لڑکیوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور مائیں اپنے دودھ پیتے بچوں کو غاروں میں پھینک دیتی ہیں یہاں تک کہ

اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار

مگر آہ! تقویٰ ابھی بہت دور ہے ؎

دلچسپ کس قدر ہے مری منزل حرم
اس راستہ میں سینکڑوں بت خانے ہیں

تیا دتوں کے بت خانے ہیں، انتخابات کے بت خانے ہیں، شعر و ادب کے بت خانے ہیں کیا کیا بت خانے ہیں۔ ان تمام دلآویز بت خانوں کو توڑ کر نکل جانا ایک غیر شعوری مجتہد کے بس کی بات نہیں۔

اگر دیدۂ عبرت نگاہ ہوتا تو اس پیشگوئی میں سے

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حال زار

کے حصہ کا لفظ بہ لفظ پورا ہو جانا خشیۃ اللہ پیدا کرنے کے لئے کافی تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے بار بار قرآن کریم میں یونہی نہیں فرمایا۔

وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کو الفضل خود خرید کر پڑھنا چاہیئے۔

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

۶ رجون ۱۹۵۱ء

شعر وادب کا بُت

(۲)

اہل تقویٰ کے لئے تو مسیح موعود علیہ السلام کی اس نظم کا جس میں ایسی عظیم الشان پیشگوئی بیان فرمائی گئی ہے۔ لفظ لفظ تاثیر اور عبرت میں ڈوبا ہوا ہے۔ ایک متقی انسان جب اس کو پڑھے گا تو اس کا خیال ادبی بینا کاریوں کی طرف نہیں جائیگا بلکہ وہ یہ دیکھے گا کہ سادہ الفاظ میں کیا صداقت بھر دی گئی ہے۔ جو کچھ اس نظم میں کہا گیا ہے۔ واقعی لفظ لفظ پورا ہو رہا ہے کہ نہیں۔ لیکن ایک شخص جو شعر وادب کے بت خانے کا پجاری ہے۔ وہ دیکھے گا کہ آیا اس میں کوئی لفظی یا معنوی صنعت ہے یا کہ نہیں۔ کوئی ادبی بت تراشا گیا ہے یا نہیں۔ کوئی فصاحت وبلاغت کی پچی کاری کی گئی ہے یا نہیں۔ تشبیہ استعارہ کا غازہ دمک رہا ہے یا نہیں وغیرہ وغیرہ

مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دوسری جگہ اسی حقیقت کو واضح کیا ہے۔ جہاں فرمایا ہے کہ ؎

کچھ شعر وشاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

مسیح موعود علیہ السلام کی غرض تو سمجھانا ہے شعر وشاعری کے بت خانے تصنیف کرنا نہیں ہے۔ مغربی لادینی نظریہ "ادب برائے ادب" ان کے پیش نظر نہیں ہے۔ انہیں نہ تو ایسی فضولیات کی فرصت تھی۔ اور نہ ان کے مدعا کے لئے ایسی فضولیات مفید تھیں۔ وہ اپنے مدعا یعنی تجدید واحیائے دین کے لئے ہر جائز طریق استعمال فرماتے تھے۔ اس لئے وہ نہایت سادہ الفاظ میں اپنا مافی الضمیر بیان فرماتے تھے۔ تمام مذہبی پیشواؤں کا طریق یہی ہوتا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ بندگان خدا کی تحریریں نہایت سادہ اور ادبی نازک طرازیوں سے پاک ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان کے پیش نظر عوام اور خاص دونوں کی دینی تربیت ہوتی ہے۔ وہ حقیقت بیانی پر ادب کے اسالیب کو قربان کر دیتے ہیں۔ ادب محض اظہار خیال کے مختلف اسالیب کے علم کا ہی نام ہے۔ وہ محض خیال کی لونڈی ہے۔ جب ایک بندۂ خدا کچھ کہتا ہے تو وہ ان اسالیب کی کچھ پروا نہیں کرتا۔ وہ یہ دیکھتا ہے کہ آیا جو کچھ وہ دوسروں تک پہنچانا چاہتا ہے۔ اس کے الفاظ وہی کچھ پہنچاتے ہیں یا نہیں۔

باقی رہا اعتراض تو ہمیں بتایا جائے کہ آج تک وہ کون ایسا بڑے سے بڑا ادیب یا شاعر ہوا ہے۔ جس پر اعتراض نہیں کیا گیا۔ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ میر تقی، غالب اور اقبال سے بڑا شاعر تو اردو میں شائد کوئی نہیں ہوا۔ کیا ان کے اشعار پر اعتراض کرنے والوں نے اعتراض نہیں کئے۔ اقبال کو تو یوپی والے شاعر بھی ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اس کی زبان میں ہزاروں کیڑے نکالے جاتے ہیں۔ اور اعتراض کرنے والوں نے تو نعوذ باللہ قرآن کریم کی عبارت پر بھی اعتراض کئے ہیں۔ آپ تو مولوی لوگ ہیں۔ آپ کو تو وہ اعتراضات یاد ہی ہوں گے۔ لیکن ہمارے نزدیک قرآن کریم سے بڑھ کر فصیح وبلیغ کلام دنیا کے پردے پر موجود نہیں ہے۔ لیکن کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ آپ جیسے ادبی بت پرستوں کے معیار پر پورا اترتا ہے۔ نہیں بلکہ اس لئے کہ وہ جو کچھ کہتا ہے متقیوں کے لئے کہتا ہے۔ اس لئے نہایت سادہ اور صاف لفظوں میں کہتا ہے۔

ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین۔

کیا آپ اللہ تعالےٰ کا کلام پاک ہدایت کی غرض سے پڑھتے ہیں یا اللہ میاں کو اس کی شاعری اور ادبی کمال کی داد دینے کے لئے؟ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے فیج اعوج کے گذشتہ ہزار سال میں قرآن کریم کو اس غرض سے کم پڑھا ہے۔ جس غرض کا اعلان اس کے شروع میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے یعنی "ھدیً للمتقین" مگر اپنا وقت ادبی نکات کی افہام وتفہیم میں ضائع کر دیا ہے۔ حدیث نبوی کا بھی یہ حال کیا گیا ہے۔ اس کی ایک مثال ملاحظہ ہو۔ "کوثر" ۹ رمئی ۱۹۵۱ء میں عبدالعزیز صاحب نظامیہ کا ایک مقالہ "حدیث نبوی کا ادبی انعکاس" اور "اسلامی ادب کے کارواں کے لئے مشعل راہ" کے دوہرے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس کا آغاز مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے۔

"ادب کے معنی تحسین۔ تعمیر۔ بناؤ، حسن شائستگی خوبی کے ہیں۔ جب ہم ان اوصاف ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے حدیث نبوی کا مطالعہ کرتے ہیں تو دنیا کی کوئی کتاب اس کے ٹکر کی نہیں۔ اس مجموعہ نے ادب کو جس طرح پیش کیا ہے دنیا کی تاریخ میں کہیں اس کی مثال نہیں ملتی۔ ادب کے اصلی خدوخال صرف حدیث ہی میں نظر آتے ہیں۔

اور ہم کو یہیں نظر آتا ہے کہ دراصل ادب کس کا نام ہے اور ادب کا اطلاق کس چیز پر ہوتا ہے۔ ادب اپنے اصلی روپ میں حدیث کے اندر ہی دکھائی دیتا ہے۔ ادب اپنے تمام انواع واقسام کے ساتھ حدیث میں ہی جلوہ گر ہے۔ حدیث کے دیکھنے کے بعد یہ صاف نظر آتا ہے کہ ادب کو حدیث کے دامن کے سوائے اور کہیں جائے پناہ نہیں ہوتی۔" (کوثر ۹ رمئی ۱۹۵۱ء صفحہ ۳)

حدیث میں بے شک وہ سب کچھ پایا جاتا ہے۔ جو یہاں بیان کیا گیا ہے۔ مگر مقالہ نویس کا انداز ملاحظہ فرمائیے۔ ادب آفرینی کے جوش میں یہاں تک فرما گئے ہیں۔

"دنیا کی کوئی کتاب اس کی ٹکر کی نہیں"
"دنیا کی تاریخ میں کہیں اس کی مثال نہیں ملتی"
"ادب کو حدیث کے دامن کے سوائے
اور کہیں جائے پناہ نصیب نہیں ہوتی۔"

مقالہ نویس صاحب ادبی "مذاق سلیم" کے نشہ میں "قرآن کریم" کی استثنا کرنا بھی بھول گئے ہیں۔ کتنا پاک خیال ہے مقالہ نویس صاحب کا مگر "مذاق سلیم" نے آپ کو کتنی بڑی ٹھوکر لگائی ہے اب ہمارے توجہ دلانے پر یہ نشہ اتر جائے گا تو آپ ادبی عذر تراشی شروع کر دیں گے۔ مثلاً "قرآن کریم تو اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ ہم نے تو صرف دنیا کی کتابوں کا ذکر کیا تھا۔ کہ وہ حدیث کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔" اسی قسم کے اور ادبی عذر بھی تراشے جا سکتے ہیں۔

یہ سب عذرات درست سہی لیکن ہم جو عرض کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ جس طرح شراب کا نشہ پہلے تھوڑا سا لگتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح آرٹ کا نشہ بھی ہوتا ہے جس میں ادب بھی شامل ہے۔ اور یہ نشہ بھی آخر انسان کو دنیا اور مافیہا سے بے خبر بنا دیتا ہے۔ ایک اللہ تعالےٰ کا بندہ کبھی بے ہوش نہیں ہوتا۔ وہ ادبی صنعت غلو سے اسی طرح بچتا ہے جس طرح انسان سانپ سے بچتا ہے۔

ایک اور مثال لیجئے پاکستان کے مسلمانوں کے شائد سواد اعظم کا اعتقاد ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بشر نہیں تھے۔ بلکہ انسانی صورت میں خود خدا تھے۔ ان کا اعتقاد ہے کہ "احمد" دراصل "احد" ہے میم کا پردہ اوڑھ کر دنیا میں آ گیا ہے ؎

وہی جو عرش پہ مستوی ہے خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفےٰ ہو کر

اب دیکھئے سر اقبال نے اسی خیال کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے ؎

نگاہ عاشق کی دیکھ لیتی ہے پردۂ میم کو اٹھا کر
دیار یثرب میں آ کے بیٹھیں ہزار منہ کو چھپا چھپا کر

"پردہ میم" یعنی "احمد" کی میم کا پردہ جب اقبال اس کو اٹھا کر دیکھتے ہیں، تو "احد" یعنی خود خدا تعالےٰ نظر آتا ہے۔ مودودی صاحب یا ان کی جماعت کے کسی فرد سے پوچھا جائے کیوں صاحب آپ کا بھی یہی اعتقاد ہے تو فرمائیں گے نعوذ باللہ یہ تو صریح شرک ہے۔ ایسا ہی اہلحدیث کے مسلک والے بھی فرمائیں گے۔ اور ہمارے نزدیک بھی یقیناً یہ شرک ہے۔

سر اقبال نے ادب کے نشہ میں اس کا خیال نہیں کیا۔ ایک لطیف ادبی نکتہ دیکھا۔ اور اس کو بعینہٖ شعر میں ڈھال دیا ہے۔ سب نے واہ وا کر دی۔

اب دیکھئے اسی "میم" کے مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ایک شعر میں باندھا ہے اور دیکھئے آپ کس طرح "شرک" سے بچ کر نکل گئے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ادب کا نشہ آپ کے سر پر سوار نہیں تھا فرماتے ہیں ؎

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آں چناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

یعنی حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں تو بشر ہی مگر اللہ تعالےٰ ہی آپ کی شان کو جانتا ہے وہ وفور اشتیاق میں اس قدر اپنے آپ سے جدا ہو گئے ہیں۔ اور انہیں ذات خداوندی کا اتنا قرب حاصل ہوا ہے۔ کہ پردۂ میم درمیان میں سے گر پڑا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلٰى ۝
ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝ فَكَانَ
قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى ۝
فَأَوْحٰى إِلٰى عَبْدِهٖ مَا
أَوْحٰى ۝ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ
مَا رَأٰى ۝ أَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى
مَا يَرٰى ۝ وَلَقَدْ رَاٰهُ
نَزْلَةً أُخْرٰى ۝ عِنْدَ
سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝ عِنْدَهَا
جَنَّةُ الْمَأْوٰى ۝ إِذْ يَغْشَى
السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝ مَا
زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝
لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ
رَبِّهِ الْكُبْرٰى

(سورہ نجم)

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ کالم ۲)

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

دو مقامات پر تبلیغی جلسے۔ جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب کا انعقاد

تبلیغی رپورٹ ماہ اپریل ۱۹۵۱ء

از مکرم غلام احمد صاحب بشیر مبلغ ہالینڈ

ماہ زیر رپورٹ میں ایک تبلیغی جلسہ ہیگ میں منعقد کیا گیا۔ جس کے لئے دو اخباروں میں اعلان دینے کے علاوہ کچھ اشتہارات بھی تقسیم کئے گئے موضوع مسئلہ تناسخ تھا۔ ہال حاضرین سے بھر گیا سوا آٹھ بجے مسٹر دلیون کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ صاحب صدر نے سب سے پہلے جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا اور اپنے مشن کی غرض و غایت بیان کی۔ بعد میں خاکسار نے پون گھنٹہ کے قریب مسئلہ تناسخ پر تقریر کی۔ خاکسار نے روح کی پیدائش اور پھر حالات بعد الموت پر سیر کن بحث کی۔ حاضرین نے نہایت دلچسپی سے اس تقریر کو سنا۔ بعد میں سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ جس پر بعض احباب نے سوالات کئے۔ جن کے جوابات حسب حال دیئے جاتے رہے۔

اسی طرح ایک تبلیغی جلسہ کا انعقاد اوترخت میں کیا گیا۔ جلسہ کا اعلان اخبار میں اشتہار دینے اور بازار میں اشتہار تقسیم کرنے کے ذریعہ کیا گیا بعض احباب کو ڈاک کے ذریعہ بھی دعوت نامے بھیجے گئے۔ ہیگ سے خاکسار کے علاوہ مسٹر دلیون مولانا ابوبکر صاحب ایوب اور محترمہ ناصرہ زیرمن بھی اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے گئے یہ جلسہ بھی زیر صدارت مسٹر دلیون تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔ خاکسار نے خصوصیات اسلام کے موضوع پر اور محترمہ ناصرہ زیرمن نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر تقریر کی۔ بعدہ سوالات و جوابات کا سلسلہ آدھ گھنٹہ تک جاری رہا۔

انتیس (۲۹) اپریل کو ہیگ میں پہلی دفعہ جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب کا انعقاد ہوا۔ جس کے لئے ایک ماہ قبل سے کوشش جاری تھی۔ مختلف فرقوں کے لیڈروں کو اس جلسہ میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی۔ عیسائیوں میں سے کیتھولک فرقہ کے آرچ بشپ کو خط لکھ کر اس جلسہ میں حضرت مسیح ناصریؑ کی سیرت پر تقریر کرنے کی درخواست کی گئی۔ مگر ان کی طرف سے جواب آیا۔ "ہمیں افسوس ہے کہ ہم اس جلسہ میں شریک نہیں ہو سکتے" دراصل کیتھولک اپنے فرقہ کے لوگوں کو دوسروں کے خیالات سننے کی اجازت نہیں دیتے۔ اس وجہ سے ان کے لیڈر ایسے جلسوں میں کبھی شامل نہیں ہوتے وہ ڈرتے ہیں کہ کہیں ان کی وجہ سے ان کے متبعین بھی اس جلسہ میں شامل ہو کر دوسروں کے خیالات سے متأثر نہ ہو جائیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ یورپ جیسے آزاد ملک میں بھی لوگ ابھی تک اندھا دھند اپنے مذہبی پیشواؤں کی تقلید کر رہے ہیں۔ اس طرح کہ ایشیا میں بھی ایسی تقلید نہیں کی جاتی۔ کیتھولک فرقہ کے لوگ اپنے پادری کی اجازت کے بغیر کوئی کتاب بھی مطالعہ نہیں کر سکتے۔ اور اگر وہ کسی دوسرے کے خیالات سنیں تو انہیں بعد میں توبہ کرنی پڑتی ہے بہر حال اس فرقہ کے لیڈروں نے نہ شامل ہونا تھا نہ ہوئے۔ اس پر ہم نے پروٹسٹنٹ والوں کو خط لکھا کہ وہ اس موقعہ پر تشریف لا کر حضرت مسیحؑ کی زندگی کے حالات سنائیں۔ پہلے تو ان کی طرف سے شامل ہونے کی امید کا اظہار کیا گیا۔ مگر بعد میں انہوں نے بھی معذرت کا خط لکھ دیا اور کہا کہ ہم مسیحؑ پر مکمل ایمان رکھنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا ہم اس جلسہ میں شامل نہیں ہو سکتے۔ جب ان کی طرف سے ہمیں ایسا خط ملا۔ تو ہم نے کیتھولک آزاد فرقہ کے پریسٹ کو تقریر کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ انہوں نے ہماری دعوت قبول کر لی۔ اس فرقہ والے آزاد خیال ہیں اور مسیحؑ کو خدا نہیں مانتے۔ بہت سی باتوں کو تصویری زبان میں مانتے ہیں۔ حضرت کرشن اور رامچندر جی مہاراج کی سیرت پر تقریر کرنے کے لئے ہندوستانی سفیر کی خدمت میں خط لکھا گیا۔ مگر وہ بعض دیگر مصروفیات کے باعث خود تقریر نہ کر سکتے تھے۔ اسلئے انہوں نے اپنا نمائندہ بھیجنے کے لئے کہا۔ یہودی عالم کو بھی شامل ہونے کی دعوت دی گئی۔ مگر وہ بھی اپنی عید کی وجہ سے شامل نہ ہو سکے۔ صدارت کے لئے سب سے پہلے ہیگ کے میئر کی خدمت میں درخواست کی گئی مگر وہ عیسائیوں سے ڈرنے کی وجہ سے ہماری درخواست قبول نہ کر سکے۔ اس پر لائیڈن یونیورسٹی کے ایک پروفیسر ڈاکٹر ڈیڈنگ کی خدمت میں درخواست کی گئی۔ انہوں نے خوشی سے صدارت قبول کی چنانچہ انتیس اپریل کو اڑھائی بجے بعد دوپہر جلسہ کی کارروائی پروفیسر موصوف کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوئی تلاوت مسٹر جینی (ان انڈونیشیا کے طالب علم جو میڈیکل سٹڈی کر رہے ہیں) نے کی۔ نیز انہوں نے اس کا ترجمہ کر کے بھی سنایا۔ بعدہٗ مسٹر دلیون نے ہمارے مشن کی طرف سے اس جلسہ کی غرض و غایت پر چند منٹ تقریر کی۔

بعدہٗ ہندوستانی سفارت خانہ کی طرف سے حضرت رام چندر جی مہاراج کی سیرت پر مسٹر گپتا نے تقریر کی۔ آپ نے ان کے بن باس اور راون وغیرہ کے ساتھ لڑائی کے واقعات سنائے آپ کے بعد حضرت بدھ علیہ السلام کی سیرت پر مسٹر ساموہتا بدھی پریسٹ نے تقریر کی۔ آپ نے ان کی تعلیم پر بھی روشنی ڈالی۔ اور بیان کیا کہ بدھؑ نے تناسخ کی تعلیم نہیں دی تھی۔ حاضرین نے نہایت دلچسپی سے اس تقریر کو سنا۔ اس کے بعد مولوی ابوبکر صاحب ایوب مولوی فاضل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سیرت پر تقریر کی۔ کیونکہ یہودیوں کی طرف سے کوئی نمائندہ بھی شامل نہیں ہو سکا تھا۔

ان کے بعد عیسائیوں کے نمائندہ مسٹر [illegible] نے تقریر کی۔ انہوں نے سب سے پہلے بیان کیا کہ دراصل ایسے جلسوں کا انعقاد عیسائیوں کی طرف سے ہونا چاہیئے تھا۔ مگر افسوس ہے کہ ان کے مسلمہ فرقوں نے اس جلسہ میں شریک ہونے کی تکلیف بھی گوارا نہیں کی۔ نیز انہوں نے خوشی کا اظہار فرمایا کہ جماعت احمدیہ نے ایسا اقدام کرنے سے بہت بڑا کام کیا ہے۔ بعد میں انہوں نے چند منٹ تک حضرت مسیحؑ کی سیرت پر تقریر کی۔ ان کے بعد خاکسار نے حضرت نبی اکرمؐ کی سیرت پر تقریر کی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں حضرت نبی اکرمؐ کے فضائل حمیدہ اور آپ کی کامیابی وغیرہ امور کو تفصیل سے بیان کیا۔ نیز بتایا کہ کس طرح ابتداء میں مسلمانوں کو مشکلات میں سے گذرنا پڑا۔ اور کفار ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا کرتے تھے۔ آخر میں اسلامی تعلیم کا خلاصہ بھی پیش کیا خاکسار کے بعد محترمہ ناصرہ زیرمن نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر تقریر کرتے ہوئے آپ کے تعلق باللہ۔ الہامات و کشوف اور اجابت دعا وغیرہ پر روشنی ڈالی۔ نیز ہمارے زمانہ کے ساتھ تعلق رکھنے والے الہامات خاص طور پر بیان کئے۔ بعد میں محترم صدر صاحب نے مختصر الفاظ میں چھوٹی سی تقریر کی اور ہمارے اس اقدام پر خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ ہم ایک دوسرے سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ اسلئے ایسے جلسوں کا انعقاد نہایت ہی ضروری ہے۔ الحمد للہ کہ اڑھائی گھنٹہ کے بعد جلسہ کی کارروائی بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ ہمارے اس جلسہ کے متعلق تین چار اخباروں میں نوٹس بھی شائع ہوئے۔ جن میں سے ایک کا ترجمہ درج ذیل ہے۔ "جماعت احمدیہ کا پہلا یوم الانبیاء" اس عنوان کے ماتحت لکھتے ہیں۔ کہ گذشتہ اتوار کو دوپہر کے بعد جماعت احمدیہ (ہالینڈ) کی دعوت پر مختلف مذاہب کے نمائندے پہلے یوم الانبیاء کے موقعہ پر تشریف لائے اور اپنے اپنے مذاہب کے بانی کی سیرت پر تقاریر کیں۔ اس ذریعہ سے بانی جماعت احمدیہ کے خیالات کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی گئی۔ کیونکہ ان کے نزدیک بین المذاہب کانفرنسوں کا انعقاد مختلف مذاہب کو ایک دوسرے کے قریب کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اور اس طرح تمام لوگوں کو متحد کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی تلاوت کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی۔ مسٹر گپتا نے حضرت رامؑ کی سوانح عمری پر تقریر کی۔ بدھی پریسٹ نے حضرت بدھؑ۔ مولوی ابوبکر ایوب مبلغ جماعت احمدیہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی پر تقریر کی۔ مسٹر وون تبی نے حضرت مسیحؑ کی زندگی پر تقریر کی۔ مسٹر بشیر نے حضرت نبی محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور محترمہ ناصرہ زیرمن نے حضرت احمد (علیہ السلام) کی سیرت پر تقریر کی۔"

(ہاگسے دارغ بلد ۳۰ر اپریل ۱۹۵۱ء)

انفرادی:- اللہ تعالیٰ کے فضل سے انفرادی تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ بعض احباب دار التبلیغ پر تشریف لا کر تبلیغ حق سنتے رہے۔ اور بعض کے ہاں جا کر پیغام حق پہنچایا جاتا رہا۔ برادرم مکرم مولوی ابوبکر صاحب ایوب خاص طور پر انفرادی تبلیغ میں مشغول رہے۔ آپ تین چار دفعہ لائیڈن تشریف لے گئے۔ جہاں ایک دو پروفیسروں اور ڈاکٹروں سے ملکر گفتگو کی۔ اسی طرح بعض طلباء سے بھی ملاقات کر کے تبلیغ کی۔ آپ بعض انڈونیشین طلباء سے بھی مل کر تبلیغ کرتے رہے۔ ہمارے ایک احمدی دوست انڈونیشیا سے تعلیم کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ان کا نام ہے مسٹر سنکادا۔ یہ دوست اپنے حلقہ میں کافی تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ اپنے معلمین اور ساتھی طلباء کو اسلام اور احمدیت کی تعلیم سے روشناس کرانے میں مشغول رہتے ہیں۔ بعض احباب کو لٹریچر خرید کر بھی مطالعہ کے لئے دیتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت ڈالے اور انہیں اور بھی زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے۔ محترمہ ناصرہ زیرمن بھی انفرادی تبلیغ میں کوشاں رہتی ہیں۔ بعض لوگوں کو کتب بھی مطالعہ کے لئے دیتی رہتی ہیں۔ ایک دوست نے کچھ سوالات لکھ کر بھیجے جو کہ نبی کریمؐ کے متعلق بائیبل کی پیشگوئیوں سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ نے جواب میں مدلل اور مفصل خط لکھا۔ جس کے جواب میں اس دوست نے پھر لکھا کہ ایک بات ضرور ہے اور وہ یہ کہ آپ نے اپنا سبق اچھا یاد کیا ہوا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں ان کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ مسٹر انور خان وانگ بھی جہاد ... ہو سکتا ہے

(باقی صفحہ ۷ پر)

اطاعت یا آزادی

از نصیر الدین احمد صاحب مولوی فاضل بی۔ایس سی جامعۃ المبشرین

(۵)

دوسرے [illegible] کام بند کرنے والے یہ نہیں کہتے کہ ہم یہ کام چھوڑ کر کوئی دوسرا کام کریں گے بلکہ وہ [illegible] کہ سرحق احتیاط میں ڈٹے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب تک ہمارے مطالبات [illegible] اس وقت تک ہم کو [illegible] نہیں کریں گے اور نہ ہی کسی اور کو کرنے دیں گے تو وہ بھی مجبور [illegible] اور ساتھ ہی سینکڑوں [illegible] بے گناہوں اور بے قصوروں کو بھی مار دیا گے۔

تیسرے یہاں ایک آدمی کے [illegible] کرنے یا نہ کرنے کا سوال نہیں بلکہ ایک گروہ کے گروہ کا یا سارے کے سارے عملہ کا مل کر کام بند کرنے کا سوال ہے اور ان دونوں میں بہت فرق ہے۔

حکومت کے نظام کو بگاڑنے والوں کے ہاتھ میں آجکل سٹرائک بڑا کامیاب حربہ ہے۔ کیونکہ اس میں دوسروں کو ساتھ ملانا اور عوام کی رائے کو اپنے حق میں کرنا بہت آسان ہوتا ہے کسی محکمہ میں ایک ہی تنخواہ پر کام کرنے والے تین ہی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ اول وہ جن کے اخراجات آمد سے زائد ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ جن کے اخراجات آمد کے مطابق ہوتے ہیں۔ اور تیسرے وہ جو اس تنخواہ میں با فراغت گذارہ کر سکتے ہیں۔ اور ان کے اخراجات آمد سے کم ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ تینوں کو اور زیادہ کی طمع ہوتی ہے لہذا یہ تینوں سٹرائک کی دعوت پر فوراً لبیک کہتے ہیں۔ اور آمد بڑھنے کی طمع میں بد نتائج کی پرواہ نہیں کرتے۔

اس حربہ کا انسداد اس صورت میں بھی ناممکن ہو رہے گا جس میں ایک ہی قسم کا کام کرنے والوں کو ان کی ضروریات کے مطابق تنخواہ دی جائے گی۔ کیونکہ ھل من مزید کی آواز پھر بھی اٹھتی رہے گی۔

سٹرائک کی قباحتیں

تاریخی شواہد ہمیں بتاتے ہیں کہ سٹرائک سے ہمیشہ محض نقصان ہی ہوا اور اگر کچھ فائدہ بھی ہوا تو اس کے مقابل نقصان سینکڑوں اور ہزاروں گنا ثابت ہوا۔

مثلاً اگر ٹیلیگراف کے محکمہ میں کام کرنے والے [illegible] نے یا کسی کارخانہ کے ملازمین دس روپے یا [illegible] روپے فی کس تنخواہ زائد کروانے کے لئے سٹرائک کر دی۔ تو ایک عرصہ کی ہڑتال کے بعد مطالبات پورے ہونے کی صورت میں بھی نہ صرف

یہ کہ خود کام چھوڑنے والے پریشانی اٹھاتے ہیں، اپنی صحتوں اور استعدادوں کو نقصان پہنچاتے ہیں اور حکومت کو الگ پریشان کرتے ہیں۔ اپنے اہل و عیال کو بھی ان کی مصیبتوں کا شکار بناتے ہیں۔ سینکڑوں بے قصور اور معصوم بچوں عورتوں اور بوڑھوں کو تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں۔

سینکڑوں غرباء جن کو خوراک کی دستیابی میں مشکلات پیدا ہوتی ہیں فاقوں مرتے ہیں۔ ان کی بچوں کی پرورش پر الگ برا اثر پڑتا ہے اور اس طرح سے نسل کمزور ہوتی ہے جس کا اثر آگے کئی نسلوں تک جاتا ہے۔ سینکڑوں مریض بروقت امداد نہ پہنچنے کی وجہ سے جان بحق ہوتے ہیں۔ اس طرح اگر کل نقصان کو جمع کیا جائے تو معمولی فائدہ کے مقابلہ میں ہزاروں گنا زیادہ ثابت ہوگا۔

اور اب تو سمجھدار طبقہ سٹرائک کے صریح نقصان کو سمجھنے کے باوجود اس قبیح تحریک کو اپنانے لگ گیا ہے۔ پچھلے دنوں ایف۔اے اور بی۔اے کے طلباء نے پندرہ یا بیس دن کے لئے امتحان ملتوی کرنے کا مطالبہ کیا اور ایک ماہ سٹرائک کی سرگرمیوں میں اڑا دیا۔ اس طرح نہ صرف یہ کہ اپنی عمر کا ایک قیمتی وقت ضائع کیا۔ بلکہ مفت کی پریشانی اور سراسیمگی رہی۔ سول لی۔ جس کا اثر امتحان کے کچھ دن ملتوی ہونے کی صورت میں بھی زائل نہ ہوتا۔ اس طرح انہوں نے اپنی ناکامی کے خود سامان پیدا کئے۔

سٹرائک کے متعلق اسلامی نقطہ نگاہ

اسلام نے ہمارے لئے ہر وہ کام منع کر دیا ہے جس سے کسی نفس کو بھی نقصان پہنچتا ہو۔ خواہ یہ نقصان اس کام کرنے والے کے اپنے نفس تک ہی محدود رہے۔ اس لحاظ سے پروٹسٹ کی یہ صورت بھی جائز نہیں کہ کام کرنے والا کام تو کرتا جائے۔ لیکن اس کا معاوضہ بطور احتجاج کے نہ لے۔ کیونکہ اس طرح بھی نہ صرف یہ کہ اس کی اپنی صحت پر برا اثر پڑے گا۔ جس سے وہ اپنے کام کو خوش اسلوبی سے ادا نہ کر سکے گا۔ بلکہ اس کے متعلقین کو بھی نقصان پہنچے گا جن کی پرورش اس کے سپرد ہے۔

پس جب سٹرائک کی اتنی خفیف صورت بھی اسلام کی رو سے ناجائز ٹھہرتی تو ایسی صورت جس میں افراد اور عوام کے علاوہ حکومت کے نظم و نسق کو بھی نقصان پہنچے۔ نہ صرف ناجائز بلکہ ایک سنگین جرم ہے۔

مطالبات منوانے کی راہ!

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر مطالبات پیش کرنے پر شنوائی نہ ہو تو آخر کیا صورت اختیار کی جائے۔ اس کے جواب میں چند باتیں عرض کی جاتی ہیں۔

اگر مطالبات جائز ہوں اور معقول ہوں اور صحیح اور قانونی طریق سے پیش کئے گئے ہوں تو کوئی وجہ نہیں کہ ان کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ اور بغیر دلیل اور وجہ کے ان کو ٹھکرا دیا جائے۔ دراصل اس بارے میں غلط فہمیاں اور دقتیں یا تو افراط و تفریط سے پیدا ہوتی ہیں۔ یا کارروائی کے غلط طریق سے۔

جو لوگ تو آرام طلب ہوتے ہیں اور بہتر طریق سے اپنی آواز کو پہنچانے کی کوشش بھی اٹھانا نہیں چاہتے وہ تو کسی شکایت پر اس خیال سے خاموش ہو کر بیٹھ جاتے ہیں اور ہماری بات سنتی کس نے ہے اور پھر کون حکام کے پیچھے بھاگتا پھرے۔

اور جو لوگ اپنے آپ کو "انقلاب" کا دلدادہ بتاتے ہیں۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ ادھر ان کے منہ سے شکایت نکلی اور ادھر اس کا ازالہ ہو جائے۔ وہ نہ انتظار کرنا چاہتے ہیں اور نہ انکساری۔ اور یہ کہتے ہوئے ڈائرکٹ ایکشن شروع کر دیتے ہیں کہ

"نرمی سے کون مانے گا۔ جب تک حکام کو ڈرایا دھمکایا نہ جائے ان کے کان پر جوں کیونکر رینگے گی۔؟"

ادھر یہ طریق عمل ہوتا ہے۔ اور ادھر عوام میں پراپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ اور اخبارات کے ذریعہ شور ڈالا جاتا ہے کہ ظالم حکام شنوائی پر بالکل آمادہ نہیں اور ان میں انصاف نام کو نہیں۔ حالانکہ ان شور ڈالنے والوں میں سے کچھ تو وہ ہوتے ہیں جنہوں نے یہ سمجھانے سے قبل ہی کہ وہ کیا مطالبات پیش کرتے ہیں اور کیوں پیش کرتے ہیں۔ ڈائرکٹ ایکشن شروع کر دیا ہوتا ہے۔ گو عوام میں اور اخبارات میں اس کی خوب وضاحت کرتے ہیں۔ اور یا پھر وہ ہوتے ہیں جو اپنے مطالبات کو پیش تو کرتے ہیں لیکن یا تو صحیح اور قانونی طریق سے اور کما حقہ حقائق کے ساتھ پیش نہ کرنے کی وجہ سے ناکام ہو کر بیٹھ جاتے ہیں اور یا تھوڑی کوشش کے بعد اسے درمیان میں ہی چھوڑ دیتے ہیں۔

پس اگر شکایات کو قواعد اور پابندیوں کے مطابق پیش کیا جائے تو شنوائی نہ ہونے کے امکانات بہت کم ہیں۔ جس کی چند وجوہات یہ ہیں۔

اوّل:۔ اب وہ زمانہ نہیں کہ کوئی حاکم یا افسر من مانی کارروائیاں کرے۔ اور اس کو کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔ بلکہ یہ دلائل کا زمانہ ہے اور عوام کی رائے کی طاقت اور طاقت اس قدر زیادہ ہے کہ [illegible] بلا [illegible] رد نہیں کر سکتے۔

دوم:۔ ہر حاکم یا افسر کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کا کام سب سے اچھا ہو اور حکام بالا اس سے خوش ہوں اور وہ اپنے محکمہ سے جاتے وقت اپنی نیک نامی چھوڑ جائے۔ [illegible] کام کا سارا دارومدار . . . . ماتحتوں پر ہوتا ہے۔ لہذا اس کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ اس کے ماتحت کام کرنے والے اس سے خوش رہیں لہذا جو مراعات اس کے اختیار میں ہوں وہ ان کو ان کے حق میں حتی الوسع استعمال کرتا ہے اور جو امور اس کے اختیار میں نہ ہوں ان کی حکام بالا سے سفارش کرتا ہے اور جس میں اوروں کی ہمدردی اور خیر خواہی کا جذبہ نہ بھی ہو وہ بھی خود اپنی عزت افزائی اور مفاد کی خاطر ایسا کرنے پر مجبور ہے۔ اور [illegible] بلو رنت [illegible] ہیں جو ان تمام جذبات سے کلیۃً عاری ہوں۔

لیکن ایسے حاکم یا افسر کی عدم شنوائی کی صورت میں بھی ماتحتوں کو اختیار ہے۔ کہ وہ حکام بالا تک اپنی آواز پہنچائیں۔ یہاں تک کہ وہ اسے آخری اتھارٹی تک لے جائیں۔

سوم:۔ اسی طرح اگر عوام کو خود حکومت کے خلاف کوئی شکایت ہو تو بھی اس کی شنوائی نہ ہونے کے امکانات بہت کم ہیں۔ کیونکہ اوّل تو کوئی حکومت یہ نہیں چاہتی کہ عوام کا اعتماد کھو بیٹھے اور یوں اپنی ناکامی کا خود باعث بنے۔

دوسرے عوام کی رائے حکومت کے خلاف ہونے کا اثر حکومت کی بیرونی پالیسی پر بھی پڑتا ہے۔ اور کوئی حکومت دوسری حکومتوں کی نظر میں ناقص ٹھہرنا اور بدنام ہونا نہیں چاہتی۔ پس حکومت کے حکام بالا یا آخری اتھارٹی کا کسی ناانصافی پر قائم رہنے کا امکان بھی بہت کم ہے۔ (باقی [illegible] پر)

حضرت امیر المومنین کی صحت کیلئے دعا اور صدقہ

ڈیرہ اسمٰعیل خان کی جماعت نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے ایک بکرا بطور صدقہ کے ذبح کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار ملک [illegible] اللہ بخش امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان صوبہ سرحد

چہارم: اگر اس کے باوجود بھی کسی جائز مطالبہ کی شنوائی نہ ہو۔ تو اس کے لئے بھی حکومت کی طرف سے ایک مستقل اور غیر جانبدار ادارہ عدالت کا قائم ہوتا ہے۔ اور ہر شخص کا حق ہے۔ کہ وہ جس کے خلاف چاہے۔ یہاں چارہ جوئی کرے۔ اور اپنے حقوق حاصل کرنے اور جائز مطالبات منوانے کے لئے کیس چلائے۔

پنجم: ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دو آدمیوں میں جھگڑے کی صورت میں اگر دو تین غیر جانبدار آدمی اُن میں سے ایک کو بتا دیں کہ وہ غلطی پر ہے۔ تو وہ عموماً اپنی غلطی تسلیم کر لیتا ہے۔ اور اگر غلطی تسلیم کرنے سے احتراز بھی کرے۔ تو اُن کی رائے کا احترام کرتے ہوئے اور اُن کے فیصلہ کو تسلیم کرتے ہوئے وہ اُن کی بات مان لیتا ہے۔ اور اُن کے فیصلہ کے مطابق اپنا سارا حق یا کچھ حق چھوڑ دیتا ہے۔

تو اگر عدالت بھی کسی کے پیش کردہ مطالبات کے خلاف فیصلہ دے یا اُن میں سے بعض کو مسترد کر دے تو مطالبات پیش کرنے والوں کا یہی فرض ہے کہ اپنی غلطی تسلیم کر لیں۔ یا اپنی رائے پر تو قائم رہیں۔ لیکن عدالت کے فیصلہ کے مطابق اپنا تمام یا کچھ حق چھوڑ دیں۔ اور بجائے تخریبی کارروائیوں کے تعمیری کارروائیوں کی طرف توجہ کریں۔ اور ترقیات حاصل کرنے کے لئے اپنی استعداد اور کو بڑھانے اور قابلیتوں کو اور زیادہ کرنے کی کوشش کریں۔

سوال: اب سوال یہ ہے کہ تمام افراد تو اس قابل نہیں ہوتے۔ کہ وہ اپنی شکایت حکام بالا تک اور پھر عدالت میں لے جا سکیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کا انتظام کرنا بھی ایسے ہی لوگوں کا فرض ہے جو ذاتی مفاد کے لئے ایک جم غفیر کو اپنے پیچھے لگا لیتے ہیں۔ یہی لوگ بجائے انارکی پھیلانے کے خدمت خلق کے جذبہ کے ماتحت اپنے آپ کو اس کے لئے پیش کریں۔ تو بجائے اس کے کہ ہر ایک کے پاس جائیں کہ تم بھی سٹرائیک میں حصہ لو۔ اس لئے کہ تم کو فلاں فلاں شکایات ہیں۔ انہیں اس بات کا اعلان کرنا چاہیئے کہ جسے کوئی شکایت ہو۔ وہ انہیں آکر بتائے۔ اور جب اس طرح اُن کے پاس مختلف شکایات اکٹھی ہو جائیں۔ تو اُن کو ان کی معقولیت۔ اہمیت اور پیش کرنے والوں کی تعداد کے مطابق حکام تک پہنچائیں۔ اور قانون اور مندرجہ بالا مراحل کے مطابق حسب دستور کارروائی کریں۔ اس طرح بہت سی معمولی شکایات تو آپس میں ہی اتفاق کی برکت سے بھی دور کر لیں گے۔

پس اگر ان سٹرائیکوں کو پرورش دینے والے اپنی فکری استعداد کو بجائے تخریبی سکیموں اور سازشوں میں صرف کرنے کی تعمیری تجاویز میں صرف کریں۔ تو خود بھی آرام سے رہیں۔ اور حکومت کو بھی مضبوط بنائیں۔

سب کچھ تبھی ممکن ہے جب نیت نیک ہو۔ اور قوم کی خدمت کے پیچھے ذاتی مفاد یا فساد اور بغاوت جیسے ابلیسی حربے بروئے کار نہ ہوں۔

۱۱۔ **اختتام:** ہم نے دوسری حکومتوں کو دیکھا کہ جب اُن کے ملک میں بغاوت اور سرکشی کی جڑی بوٹیاں بوئی گئیں۔ تو انہوں نے اس کی پرواہ نہ کی۔ اور اس بے پروائی کا صلہ فسادات اور تباہیوں کے رنگ میں حاصل کیا۔ پس **السعید من وعظ بغیرہ** کے ماتحت ہر ایک کا فرض ہے۔ کہ وہ اُن حالات سے نصیحت حاصل کرے۔ اور اپنی حکومت کو پھلتا پھولتا دیکھنے کے لئے انارکی اور بغاوت کے زہریلے پودوں کی بیخ کنی کرے۔

شاید غیر اسلامی حکومتوں کے آئین میں ان جڑی بوٹیوں کا اُگانا کوئی جرم نہ ہو۔ لیکن ہمارا ملک تو خدا کے فضل سے اسلامی ملک کہلاتا ہے۔ پس جو چیز اسلام کی ابجد کے ہی منافی ہو۔ اسے کیونکر ہمارے ملک میں روا رکھا جا سکتا ہے۔

ہماری حکومت کو عوام میں ہر طریق سے یہ احساس پیدا کرنا چاہیئے۔ کہ سٹرائیک کا جرم ایک سنگین جرم ہے۔ اور اگر ہماری یہ خواہش ہے۔ کہ ہمارا ملک فسادات اور قحط کی سی آفات سے محفوظ رہے۔ اور ہمارا معاشرہ بدکاری چوری۔ رشوت۔ ڈاکہ اور قتل جیسی قبیح بدعنوانیوں سے بچا رہے تو ہمیں سب سے پہلے سٹرائیک کو ختم کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ تمام مصائب اور جرائم کی جڑ ہے۔

حکماء کا قول ہے۔ کہ کسی ضعیف سے ضعیف دشمن کو بھی حقیر سمجھنا نہیں چاہیئے۔ پس اگر ہم سب سے بڑے اور سب سے خوفناک دشمن کو حملہ آور پاتے ہوئے بھی احتیاطی تدابیر اختیار نہ کریں۔ تو افسوس ہے۔

بالآخر اہالیان وطن سے اپیل ہے کہ آیت ذی القربیٰ حقہٗ کے ماتحت اگر ہم اپنے رعایا ہونے کا پورا حق ادا نہ کریں۔ تو حکومت سے ہماری ہر بات ماننے کی توقع رکھنا انصاف کی روح کے خلاف ہے۔

ہمیں اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ کہ بغاوت اور حرص پھیلانے والی ابلیسی اور طاغوتی طاقتیں "محبت" کی دشمن ہوتی ہیں۔ یہ اول مخلوق کو خالق سے دور کر کے اُسے گمراہی اور ہلاکت کے راستہ پر چلاتی ہیں۔ اور پھر اولاد کو والدین سے۔ بھائی کو بھائی سے۔ اور بیوی کو خاوند سے نفرت دلا کر دور اور اس طرح خرمن محبت کو ویران کر کے اُن کو ہلاکت کے تاریک گڑھوں میں پھینکنا چاہتی ہیں۔ اور بالآخر رعایا اور حکومت کے برسر پیکار ہونے کا باعث بنتی ہیں۔

جب حکومت کہتی ہے "میری رعایا" اور رعایا کہتی ہے "ہماری حکومت" تو ان میں حسد کی آگ بھڑک اُٹھتی ہے۔ کیونکہ وہ اس طرح "محبت" کو پھلتا پھولتا دیکھنا نہیں چاہتیں۔ پس یہ ان کو باہم متنفر کرنے کے لئے رعایا کو کہتی ہیں۔ کہ کسی کو کیا حق ہے۔ کہ وہ تم پر حکومت کرے۔ تم "آزاد" ہو۔ "مکمل آزاد" کیونکہ تم آزاد ملک کے باشندے ہو۔" اور حکومت کو کہتی ہیں کہ اس کی رعایا بہت بے وفا ہے۔ بہت گستاخ ہے۔ اس کو ڈنڈے کے زور سے ٹھیک کرنا چاہیئے۔ اس طرح یہ سیاہ فام "ڈائنیں" فطرت کے حسین تقاضوں سے ٹکراتی ہیں۔

پس ہمیں ان کا پورا مقابلہ کر کے اور ان کو ان کے ارادوں میں ناکامی اور مایوسی کا منہ دکھا کر واپس بھیج دینا چاہیئے۔ کیونکہ انہیں ہمارے ملک میں آنے کا کوئی حق نہیں۔ لیکن خدا کرے کہ اس کی نصرت ہمارے شامل حال رہے

آمین۔ پاکستان زندہ باد!

تحریک چندہ برائے تعمیر چاردیواری بہشتی مقبرہ قادیان

بہشتی مقبرہ قادیان کی پختہ چاردیواری کی تعمیر کے لئے ابتدائی انتظامات زیر تیاری ہیں اور عنقریب اُس کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری کے ساتھ اس بابرکت تحریک میں جملہ جماعتہائے احمدیہ کو شامل ہونے کی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ نظارت ہذا کی تحریک پر جماعتہائے ہندوستان و بیرونی ممالک کی متعدد جماعتوں نے حصہ لیا ہے۔ مگر موصول شدہ وعدوں اور نقد ادائیگیوں کی فہرست کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی جماعتوں کا ایک کافی حصہ ایسا ہے جن کی طرف سے وعدوں اور وصولیوں کی کوئی اطلاع نظارت ہذا میں موصول نہیں ہوئی

موجودہ مرکز قادیان کی اس اہم تاریخی تحریک کے مدنظر دنیا کا کوئی احمدی فرد اس تحریک میں شامل ہونے کے ثواب سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ لہٰذا اس یاددہانی کے ذریعہ سے جماعتوں کے جملہ افراد اور عہدہ داران کو بالعموم اور سیکرٹریان مال کو بالخصوص توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت کے ہر فرد کو اس تحریک سے پوری طرح آگاہ کریں۔ اور نہ صرف جلد از جلد وعدوں کی تکمیل کر کے نظارت میں اطلاع بھجوا دیں۔ بلکہ ہر ممکن کوشش کریں۔ کہ زیادہ سے زیادہ نقد وصول ہو جائے۔ تاکمی فنڈ کی وجہ سے تعمیر چاردیواری کے کام میں کوئی روک پیدا نہ ہو۔

(ناظر بیت المال قادیان)

کلرکوں کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے ماتحت نظارت بیت المال میں چند مستعد اور ہوشیار کلرکوں کی ضرورت ہے۔ جو کم از کم مولوی فاضل یا میٹرک پاس ہوں۔ تنخواہ کا گریڈ ۸۰ — ۳ — ۵۰ ہوگا۔ ابتدائی تنخواہ -/-/۵۰ روپے ہوگی۔ اور -/۱۰ روپے مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا۔ یہ اسامیاں مستقل ہیں ایک سال کا امتحانی عرصہ گذرنے کے بعد اگر کام تسلی بخش ہوا تو مستقل کر دیا جائے گا۔ صدر انجمن احمدیہ کے کارکنوں کو پراویڈنٹ فنڈ اور پنشن کی سہولتیں میسر ہیں۔ مرکز میں مستقل رہنے والے نوجوانوں کے لئے عمدہ موقع ہے۔ درخواستیں مع تصدیق مقامی جماعت فوراً بھجوا دی جائیں۔ (ناظر بیت المال)

درخواستہائے دعا

معراج الدین صاحب پنساری نہر لوئر جہلم منڈی الہ کالڑ کا محمد یوسف سخت بیمار ہے

(۲) محمد شفیع صاحب چک لالہ کو چند تکلیف دہ حالات درپیش ہیں۔

(۳) غلام محمد صاحب ثالث کو ایک حادثہ کے باعث دونوں گھٹنوں اور بائیں ٹخنے اور پاؤں پر شدید چوٹیں آئی ہیں۔ پاؤں کی تکلیف باوجود ڈیڑھ ہفتہ گذر جانے کے بدستور ہے۔

(۴) سردار عبد الرحمٰن صاحب سابق مہر سنگھ بھی بیمار ہیں۔ احباب بیماروں کی صحتیابی اور مشکلات میں پھنسے ہوئے احباب کی تکالیف دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

بقیہ صفحہ ۲

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

تبلیغ میں مشغول رہتے ہیں۔

اس ماہ اوترخت کے ایک اخبار میں دو قسطوں میں اسلام کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں بعض غلط باتیں اسلام کی طرف منسوب کی گئی تھیں۔ اگرچہ اس میں انکا قصور نہیں تھا۔ کیونکہ انہوں نے وہ باتیں دوسرے مسلمانوں سے سنی ہوئی ہیں۔ پھر بھی غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے خاکسار نے تین چار صفحات پر مشتمل ایک خط ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں لکھا۔ اور ان کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ وہ میرا خط اپنے اخبار میں شائع کر دیں۔ مگر افسوس ہے کہ ابھی تک انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ ویسے ہم نے اوترخت کے جلسہ میں وہ خط پڑھ کر سنا دیا تھا۔ آخر میں احباب کرام کی خدمت میں خاص طور پر دعا کی درخواست ہے کہ احباب ہمارے مشن کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

م (۱) محمد صدیق صاحب ولد رحیم بخش صاحب احمدی سابق ساکن کٹھوعہ ریاست جموں پیشہ درزی

(۲) رحیم بخش صاحب احمدی سابق ساکن وڈالہ باگر تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ کے مزید طلباء کی کامیابی

جیسا کہ امید تھی خدا تعالےٰ کے فضل سے چاروں طلباء جن کا نتیجہ زیر تجویز تھا۔ یونیورسٹی کی طرف سے آمدہ اطلاع کے مطابق میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اسطرح تعلیم الاسلام ہائی سکول کا ۹۷ میں سے ۸۴ طلباء کے پاس ہو جانے سے نتیجہ ۸۶.۰۷ فیصدی رہا۔ جو نہایت ہی خوشکن ہے۔ الحمد للہ

پاس ہونے والے عزیزان عبد الحکیم ناصر نے ۳۱۰ امتیاز احمد عاجز نے ۳۲۹۔ فضل الٰہی نے ۳۵۸ اور منظور احمد نے ۲۵۴ نمبر حاصل کئے ہیں۔ (نامہ نگار از چنیوٹ)

پتے درکار ہیں

گلاب خاں صاحب امرتسری مالک امپیریل سائیکل ورکس ۱۲۹ ڈلہوزی روڈ راولپنڈی کو مندرجہ ذیل احباب کے موجودہ پتے درکار ہیں۔ اگر یہ دوست خود اس اعلان کو پڑھیں یا ان کے واقف احباب میں سے کسی کی نظر سے یہ اعلان گذرے تو وہ گلاب خاں صاحب مذکور کو اطلاع دیں۔ م

امریکہ فرانس اور برطانیہ کی تجویز روس نے مسترد کردی

پیرس ۵ رجون۔ آج سوویٹ ڈپٹی نے آج تینوں حکومتوں کو ان کے نوٹ کا جواب دے دیا ہے۔ جس میں مغربی اتحادیوں کی اس تجویز کو رد کردیا گیا ہے کہ خارجہ وزیروں کی کانفرنس اگلے مہینے میں واشنگٹن میں منعقد ہوگی۔ مغربی اتحادیوں کے ایک ترجمان نے بتایا کہ روسی حکومت نے آج اس نوٹس کا جواب ارسال کردیا ہے جو امریکہ برطانیہ اور فرانس کی طرف سے ارسال کئے گئے تھے۔ آج نائب وزیروں کا ۶۵ واں اجلاس منعقد ہوا جس میں خارجہ وزیروں کی کانفرنس کے لئے ایجنڈا تیار کرنے کے سوال پر غور کیا گیا۔ لیکن اس میں بھی کوئی کامیابی حاصل نہ ہوئی

امریکہ برطانیہ اور فرانس کی طرف سے جو ایجنڈا پیش کیا گیا تھا۔ اس میں شمالی اطلانتک کے مسئلہ کو ایجنڈے میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔

ایری ٹریا کیلئے نیا آئین

عدیس ابابا ۴ رجون۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی قرارداد کے مطابق ایریٹریا کے آئین کے مسودہ کی تیاری شروع ہے۔ اس قرارداد کے ماتحت ایریٹریا جو ایک سابق اطالوی نوآبادی ہے۔ تاج حبشہ کے تحت حبشہ کے ساتھ ایک وفاق میں شرکت کرے گا۔ اقوام متحدہ کی قرارداد کے ماتحت کمشنر اقوام متحدہ پر یہ فرض گردانا گیا ہے کہ وہ ایریٹریائی عوام کے صلاح ومشورے کے بعد ایک آئین کا مسودہ تیار کرے تاکہ اسے ایریٹریا کی آئندہ اسمبلی میں پیش کیا جا سکے۔

جیل روڈ کا نام گلبرگ روڈ

لاہور ۴ رجون۔ معلوم ہوا ہے کہ جیل روڈ کا نام آج سے گلبرگ روڈ ہوگا۔

گورنر پنجاب نے لاہور سٹی کارپوریشن کی اس تجویز پر مہر تصدیق ثبت کردی کہ اس سڑک کا نام تبدیل کردیا جائے۔

سرحد میں انجینئرنگ کالج

کراچی ۴ رجون۔ وزیر اعظم صوبہ سرحد خان عبدالقیوم خان نے آج ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے نامہ نگار کو بتایا کہ صوبہ سرحد کو ۱۸ ہزار روپیہ سے جو رقم دی گئی اس پر مطمئن ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ اس رقم میں سے پچاس فیصدی صحت پر اور پچاس فیصدی تعلیم پر خرچ کیا جائیگا۔

آپ نے فرمایا کہ اس رقم کے بعد اب خیبر یونیورسٹی میں انجنیرنگ کالج بھی کھولا جائے گا۔

محاذ ہند چینی پر کمیونسٹوں کے دو نئے حملے

ہنوئی ۵ رجون۔ فرانسیسی فوجوں کے ہیڈکوارٹر کے اعلان کے مطابق کمیونسٹ باغیوں نے آج فرانسیسیوں کی دفاعی چوکیوں پر دو نئے حملے کر دیئے ہیں۔ یہ حملے اس وقت برابر جاری ہیں۔

ٹونکن کے رقبہ میں پہلا حملہ آج سے ایک ہفتہ قبل قریباً چالیس ہزار کمیونسٹوں نے کیا تھا اور غالباً مقصد دوہرایا تھا۔ ایکسپریس کہ ہم چاول کی زرخیز فصلوں کو کاٹیں۔

جاپان کو کپڑے کی تجارت میں منافع

ٹوکیو ۵ رجون جاپان کی صنعت میں سب سے زیادہ منافع حاصل کرنے والے کارخانے وہ ہیں جو کپڑا تیار کرتے ہیں۔

ٹوکیو کے اسٹاک ایکسچینج میں اس قسم کے ۷۱ کارخانے فہرست میں شامل ہیں۔ ان میں سے ۵۲ کارخانوں میں اوسطاً ۲۲ فی صدی منافع کا اعلان کیا ہے دن کی دو کمپنیوں نے ۲، ۷ اور ۷۰ فی صدی منافع کا اعلان کیا ہے (اسٹار)

انڈونیشیا میں اہم صنعتوں کو قومی ملکیت بنایا جائے گا

آسٹرڈیم ۵ رجون۔ انڈونیشیا کی اپنی حکومت نے جو پروگرام تیار کیا ہے۔ اس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اہم صنعتوں کو حکومت قومی ملکیت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ حکومت کا پروگرام حال ہی میں شائع کیا گیا ہے ۔۔۔ یکم اکتوبر سے انڈونیشیا میں منافع پر ٹیکس اٹھا دیا جائے گا۔ اور اس کی جگہ بکری ٹیکس لگایا جائیگا بکری ٹیکس صرف کارخانہ داروں اور بیرونی ممالک سے سامان برآمد کرنے والوں سے وصول کیا جائے گا۔ (اسٹار)

کھانڈ کی تقسیم کے متعلق شکایات کا ازالہ

لاہور ۵ رجون۔ یہ اطمینان حاصل کرنے کے لئے کہ رمضان اور رمضان کے بعد تمام راشن ڈپوؤں سے کھانڈ مناسب طریق پر تقسیم ہوتی رہے۔ اس امر کا انتظام کیا جارہا ہے۔ کہ تمام ڈپوؤں میں ایک خاص رجسٹر رکھا جائے۔ جس میں عوام آزادی کے ساتھ اپنی جملہ شکایات درج کرسکیں۔ ڈپٹی کمشنر لاہور نے عوام کو توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ اس انتظام سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں۔ تاکہ حکام ان کی شکایات کا ازالہ کرسکیں۔

جنگ کوریا پر برطانوی جرائد کے تبصرے

لندن (ریڈیو سے) کوریا میں اتحادی فوجوں کی تازہ ترین کامیابیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے ٹائمز لکھتا ہے "اب اتحادی فوجیں عام طور پر اڑتیسویں متوازی خط پر پہنچ گئی ہیں۔ اسلئے اب اس مسئلے پر بہت کچھ کہنا ہے۔ کہ چینیوں کو ایک اور موقع دیا جائے۔ کہ انہوں نے پچھلی مرتبہ جو سمجھوتہ مسترد کردیا تھا۔ اسے پھر قبول کرلیں ایکسپریس لکھتا ہے۔ اب فیصلہ چینی کمیونسٹوں کے ہاتھ میں ہے۔ اب چین کا حملہ چین کی شکست میں بدلے گا۔ پے در پے حملوں سے بچ کر جو زندہ ہیں وہ حفاظت کے لئے بھاگ رہے ہیں۔ لیکن زیادہ لوگ زندہ نہیں ہیں۔ میدان جنگ لاشوں سے اٹا پڑا ہے کیا یہ قتل عام جاری رہے گا؟ کیا چینی پھر حملہ کریں گے اور پھر اسی اٹل نتیجے کا سامان کریں گے؟ یہ فیصلہ برطانیہ اور امریکہ کے کرنے کا نہیں۔ یہ فیصلہ ماؤ سے تنگ کرسکتا ہے۔ وہی اقتدار کی ہوس میں اپنے آدمیوں کو ختم کررہا ہے اب اسے یہ فیصلہ کرنا ہے۔ کہ چینی دلیل کے سامنے جھکتے ہیں یا انتشار کی طرف اندھا دھند بڑھے جاتے ہیں

ب۔د

سابق ایئرکموڈور جنجوعہ احمدی نہیں ہیں

ایڈیٹر "جہاد" کے نام ان کے بھائی اشرف جنجوعہ کا خط

احراریوں کی افتراءپردازی کا کھلا ثبوت

محترمی ایڈیٹر صاحب تسلیم

بعض اردو اخباروں میں میرے برادر بزرگ ایئرکموڈور محمد خان جنجوعہ کے متعلق یہ شائع ہوا ہے کہ وہ قادیانی ہیں۔ یہ قطعی غلط اور خطرناک پراپیگنڈا ہے۔ جو بعض حضرات کسی خاص مقصد کے تحت کر رہے ہیں۔ یہ نہایت افسوسناک حقیقت ہے کہ بعض ذمہ دار اشخاص اتنی غیر ذمہ دارانہ بات کریں میں التماس کرونگا۔ کہ غلط بیانیوں۔ بے بنیاد افواہوں کے علاوہ تنقید سے بھی گریز کریں۔ کیونکہ ملزمان کا مقدمہ اب عدالت میں ہے۔ براہ کرم مندرجہ بالا سطور کو اپنے اخبار گوہربار میں جگہ دیکر مشکور فرمادیں۔

نیاز مند۔ محمد اشرف جنجوعہ (روزنامہ جہاد ۲ رجون ۱۹۵۱ء صـ۲)

نیپال میں قحط کی تباہ کاریاں

نئی دہلی ۴ رجون۔ کھٹمنڈو کے واحد اخبار "آواز" نے یہ خبر شائع کی ہے کہ مشرقی نیپال کے ضلع بالا میں نو افراد بھوک سے ہلاک ہوچکے ہیں۔ اخبار مذکور نے لکھا ہے کہ بعض اضلاع میں خوراک کی حالت بے حد نازک ہے

مشرق بعید میں سونے کی قیمتوں میں کمی

لنڈن ۵ رجون کوریا میں اقوام متحدہ کی فتوحات کے باعث حفاظت کا بھی احساس پایا جاتا ہے۔ یہاں کے مالی مبصرین کا خیال ہے کہ یہی احساس مشرق بعید میں سونے کے ذخیرہ اندوزی کے کم ہوجانے کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ اور حالیہ ہفتوں میں سونے کی مانگ کافی کم ہوگئی ہے۔ دنیا کی آزاد منڈیوں میں سونے کی مانگ نتیجے کے طور پر بہت کم ہوگئی ہے اپریل اور مارچ کے مہینے مانگ کچھ زیادہ ہوگئی تھی۔

مشرق وسطی میں ترکی کے سفارتی نمائندے

دمشق ۵ رجون معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ترکی مشرق وسطی کے ممالک میں اپنے سفارتی نمائندوں کی تعداد میں اضافے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ترکی نے حال ہی میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ عرب ممالک کے ساتھ تعلقات کو زیادہ استوار کیا جائے۔ یہ نیا قدم اس سلسلے کی ایک کڑی ہے

نہ صرف یہ کہ ترکی کے سفیر دوستانہ تعلقات کو مزید استوار کرنے کی کوشش کریں گے بلکہ وہ اس قسم کے پروپیگنڈے کی تردید کریں گے جس سے عرب ممالک اور ترکی کے تعلقات کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ (اسٹار)